

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے آپ کو بار بار لکھتے ہوئے سنا ہے کہ دینی امور سے متعلق سوال کرنے میں کسی قسم کی شرم اور حجج نہیں ہونی چاہیے۔ آج میں آپ کے سلسلے ایسا سوال لے کر حاضر ہوں جس کا تعلق ہماری ازدواجی زندگی اور ہمارے درمیان جنسی تعلقات سے ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مجھے جنسی تلامذگی شدید خواہش ہوتی ہے۔ میں اپنی بیوی کو اس غرض سے بلاتا ہوں لیکن وہ کسی وجہ سے انکار کر دیتی ہے اور اس کام کے لیے راضی نہیں ہوتی ہے۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا اسلامی شریعت میں شوہر اور بیوی کے جنسی تعلقات کے بھی کچھ حدود ہیں کہ ان کا لحاظ کرنا ضروری ہے یا یہ معاملہ میاں بیوی کی مرضی پر منحصر ہے کہ وہ ویسا چاہیں کریں۔ تسلی بخش جواب مطلوب ہے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

اس میں کوئی شک نہیں کہ دینی امور سے متعلق سوال کرنے میں کسی قسم کی شرم نہیں ہونی چاہیے۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انصار کی بعض عورتوں کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ شرم اور حشمت نے انہیں اس بات سے نہیں روکا کہ وہ دینی معاملات میں تشفقہ حاصل کریں۔ ان میں سے کوئی حیض اور نفاس کے بارے میں سوال کرتی تھی تو کوئی منی، جنابت اور غسل کے بارے میں۔

جنس یا سیکس اور زوجین کے مابین جنسی تعلق کا مسئلہ ایک اہم موضوع ہے۔ انسان کی عملی زندگی میں جس کا بڑا عمل دخل ہے۔ اس معاملے سے عدم واقفیت یا غفلت انسان کو بسا اوقات غلط راستے پر ڈال سکتی ہے۔ اسلام بے شبہ ایک مکمل مضابطہ حیات ہے اس نے اس موضوع کی مکمل وضاحت کی ہے۔ تہذیب و اخلاق کا لحاظ رکھتے ہوئے ہر اس جنسی موضوع کی تشریح کی ہے جس کی ہمیں ضرورت ہوتی ہے۔

بعض لوگ یہ تصور کرتے ہیں کہ جنس یا سیکس جیسے اہم موضوع سے متعلق اسلام کی کوئی واضح رہ نمائی نہیں ہے۔ بعض دوسرے حضرات یہ تصور کرتے ہیں کہ جنس محض ایک فحش موضوع ہے اس لیے اسلام جیسے پاکیزہ مذہب کو اس گندے موضوع پر کلام نہیں کرنا چاہیے۔ یہ دونوں تصورات اور حقیقت سے دور ہیں۔

جنس بے شبہ ایک اہم اور حساس موضوع ہے۔ اسلامی شریعت نے اس کی طرف سے ہرگز غفلت نہیں برتی ہے۔ خود دور حاضر میں جنس کے ماہرین نے اس کی جانب کافی توجہ دی ہے اور اس سلسلے میں ان کے کچھ ارشادات اور کچھ نصیحتیں ہوتی ہیں، جن پر عمل کرنے کا وہ مشورہ دیتے ہیں۔ اسلام نے بھی، ہمیں اس معاملے میں کچھ نصیحتیں ہی ہیں، کچھ کرنے کو کہا ہے اور کچھ کرنے سے منع کیا ہے۔ آئیے دیکھتے ہیں جنس سے متعلق اسلام کی کیا رہ نمائیاں ہیں:

1۔ اسلام انسانی فطرت میں جنسی شہوت کے وجود کا مکمل اعتراف کرتا ہے۔ اس لیے اسلام نے قانون کے دائرے میں اس جنسی شہوت کی تسکین کا مکمل بندوبست کیا ہے۔ اور ان لوگوں کی سخت سرزنش کی ہے، جو خصی 1 کرا کے اس شہوت کو جڑ سے ختم کرنے کی کوشش کرتے ہیں یا جو شادی اور عورت سے علیحدہ تہجد کی زندگی گزارنا چاہتے ہیں۔

حدیث ہے:

”أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِاللَّهِ وَأَخْشَاهُ لَمْ، لَكِنِّي أَصَلِّي وَأَتَأْتِمُ وَأَأْتِمُ وَأَنْظُرُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنِ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي“

میں تم سے زیادہ اللہ کو جانتا ہوں اور اس سے ڈرتا ہوں لیکن میں نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں روزہ بھی رکھتا ہوں اور نہیں بھی رکھتا اور عورتوں سے شادی بھی کرتا ہوں جس نے میری سنت سے منہ، موڑا وہ مجھ سے نہیں ہے

اسی لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد احادیث میں اپنی امت کو شادی کی ترغیب دی ہے۔ اور فرماتے تھے کہ اس دنیا میں سے دو چیزیں مجھے نہایت محبوب ہیں۔ عورت اور خوش بو۔

2۔ شادی کے بعد اسلام نے شوہر اور بیوی دونوں کو اس بات کا حق دیا ہے کہ وہ اپنی جنسی خواہشوں اور شہوتوں کی تسکین کا انتظام اپنی مرضی کے مطابق کر سکتے ہیں۔ اس سے بھی بڑھ کر اسلام نے اس جنسی تسکین کو عبادت اور عمل خیر سے تعبیر کیا ہے۔ مسلم شریعت کی حدیث ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! شوہر اپنی بیوی کے ساتھ جماع کرتا ہے کیا اس پر اسے اجملہ گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیوں نہیں، ذرا سوچو کہ اگر اس نے اپنی بیوی کے علاوہ کسی دوسری عورت کے ساتھ یہی کام کیا ہوتا تو کیا اسے گناہ نہ ہوتا؟ چونکہ حلال طریقے سے اس نے اپنی بیوی کے ساتھ یہ کام کیا ہے تو اسے اس کا اجر بھی ملنا چاہیے۔

ہوتا ہے اس لیے وہی اپنی بیوی کو اس جنسی تسکین کی طرف دعوت دیتا ہے۔ بیوی اپنی شرم Bold نام اسلام نے اس بات کا خیال رکھا ہے کہ شوہر چونکہ فطری طور پر اور سماجی عادات و اطوار کے لحاظ سے زیادہ جری اور وحیا کی وجہ سے اس بات کی طرف دعوت نہیں دیتی۔ اس سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ عورتوں کے مقابلے میں مردوں کے اندر جنسی شہوت کہیں زیادہ ہوتی ہے اور اس معاملے میں صبر کرنے کی صلاحیت کم ہوتی ہے جب کہ عورتوں میں صبر کرنے کی صلاحیت زیادہ ہوتی ہے اور جنسی شہوت مردوں کے مقابلے میں کم ہوتی ہے۔ لوگوں کا یہ دعوئی غلط ہے کہ عورتوں کے اندر مردوں سے زیادہ جنسی شہوت ہوتی ہے۔

اسی لیے اسلامی شریعت نے بیوی پر یہ واجب کیا ہے کہ شوہر جب اسے اس کام کی طرف دعوت دے تو وہ انکار نہ کرے۔ حدیث ہے:

(إِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَهُ بِحَاجَةٍ فَلْتَأْتِهِ وَإِنْ كَانَتْ عَلَى الْقَوْرِ) (ترمذی)

”جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنی اس ضرورت کے لیے بلائے تو بیوی کو اس کے پاس جانا چاہیے چاہے وہ چھلے پر کھانا پکا رہی ہو“

: اور انکار کرنے کی صورت میں فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں جیسا کہ حدیث میں ہے:

(إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ فَبَأْتِ غَضَبًا مِنْ غَضَبِنَا عَلَيْهَا فَتَمُوتُ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُقْبَلَ) (بخاری و مسلم)

”جب کوئی شخص اپنی بیوی کو بستر کی طرف بلائے اور بیوی آنے سے انکار کر دے اور شوہر اس سے ناراض ہو کر رات گزارے تو صبح تک فرشتے اس بیوی پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں“

الایہ کہ اس انکار کی واقعی کوئی معقول وجہ ہو۔ مثلاً بیماری ہو یا بہت زیادہ تھکاوٹ ہو یا کوئی شرعی رکاوٹ ہو وغیرہ۔

: اس جنسی شہوت کی خاطر اسلام نے بیوی پر یہ فرض کیا ہے کہ وہ نفلی روزہ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر نہ لکے۔ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے:

(لَا سَعْلَ لِمَرْأَةٍ أَنْ تَصُومَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ بِهَا ذَنبٌ) (بخاری و مسلم)

”عورت کوئی نفلی روزہ نہ لکے جب کہ اس کا شوہر موجود ہو مگر اس کی اجازت سے۔“

اسلام نے ایک طرف شوہروں کی شہوانی قوت کا خیال کیا ہے اور اس کی تسکین کے وسائل مہیا کیے ہیں تو دوسری طرف عورتوں کی شہوانی قوت کو بھی نظر انداز نہیں کیا ہے اور اس کی تسکین کا سامان کیا ہے۔ اسی لیے آپ 3 صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو کہ عام طور پر دن میں روزہ رکھتے تھے اور راتیں تہجد نوافل میں گزار دیتے تھے، فرمایا:

"إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا"

”تم پر تمہارے بدن کا بھی حق ہے اور تم پر تمہارے گھروالوں کا بھی حق ہے“

اسی لیے علماء کرام نے شوہروں کو ہدایت کی ہے کہ بیویوں کی جنسی تسکین کا پورا خیال رکھیں۔ انہیں صرف اپنی جنسی تسکین سے غرض نہ ہو بلکہ اپنی بیوی کی خواہشوں کو بھی مد نظر رکھیں۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ شوہر کو چاہیے کہ ہر چوتھی رات اپنی بیوی سے مباشرت کرے۔ بیوی کا خیال کرتے ہوئے وہ اس مدت میں کسی پیشی بھی کر سکتا ہے۔

حدیث میں ہے کہ جماع سے قبل بیوی کے ساتھ پھیر پھار اور لوسے بازی ہونی چاہیے تاکہ عورت کی جنسی شہوت خوب جاگے اور تب جا کر اس کی تسکین ہو۔ ایسا نہ ہو کہ ایک دم سے عورت پر ٹوٹ پڑے اور جانوروں کی طرح اپنی خواہش پوری کر کے چلتا پھرتا۔

حدیث ہے:

(لَا يَلْبَسَنَّ أَحَدُكُمْ عَلَى امْرَأَتِهِ مَا تَقْبَلُ الْبَيْتُ وَلَكِنْ مِنْهَا رَسُولٌ) قتيل : وما الرسول قال : (الْبَيْتُ وَالْقَلَمُ) (مسند الفردوس)

تم میں سے کوئی اپنی بیوی پر اس طرح نہ گر پڑے جس طرح جانور گرتے ہیں۔ پہلے دونوں کے درمیان پیغام رسانی ہونی چاہیے۔ پوچھا گیا کہ پیغام رسانی کا کیا مطلب یا رسول اللہ؟ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”فرمایا: یوسے بازی اور محبت بھری بات چیت“

اسی حدیث میں آگے مرد کی تین کمزوریوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ایک کمزوری یہ بتائی کہ مرد اپنی بیوی کے پاس جانے اور بات چیت اور الفت و محبت کے اظہار سے قبل اپنی بیوی سے جماع کرے۔ اپنی ضرورت پوری کر لے اور بیوی کو یونیٹ چھوڑ کر چلتا پھرتا۔

: قرآن نے بھی دو مقامات پر زوجین کے مابین جنسی تعلقات کا تذکرہ نہایت ہی لطیف اور بیخ انداز میں کیا ہے۔ پہلا تذکرہ سورہ بقرہ میں ہے:

أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الضِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ مِنْ بَيْنِ بَاسٍ لَكُمْ وَأَنْتُمْ بَاسٌ لِهِنَّ ... سورة البقرة 187

”تمہارے لیے روزوں کے زمانے میں راتوں کو اپنی بیویوں کے پاس جانا حلال کر دیا گیا ہے۔ وہ تمہارے لیے لباس ہیں اور تم ان کے لیے لباس ہو“

اس آیت میں میاں بیوی کو ایک دوسرے کے لیے لباس قرار دیا گیا ہے۔ کتنی شان دار اور کیسی مہنی بر حقیقت تعبیر ہے یہ۔ حقیقت یہ ہے کہ شوہر اور بیوی ایک دوسرے کے لیے لباس کی مانند ہیں کہ لباس ستر پوشی کا کام بھی دیتا ہے۔ سردی گرمی سے بچاتا ہے۔ بدن سے چمکا بھی ہوتا ہے اور باعث زینت و زیبائش بھی ہوتا ہے۔

: دوسرا تذکرہ سورہ بقرہ میں ہے:

نَسَاءُكُمْ حَرَّمَ لَكُمْ فَاتُوا خُنُومَكُمْ أَنْتُمْ حَرَّمَ ... سورة البقرة 223

”تمہاری عورتیں تمہارے لیے کھیتیاں ہیں۔ تمہیں اختیار ہے، جس طرح چاہو اپنی لہیتی میں جاؤ۔“

اس آیت میں بیویوں کو کھیتی سے تعبیر کیا گیا ہے اور شوہروں کو اس بات کی اجازت دی گئی ہے کہ اپنی کھیتی میں اپنی مرضی سے بیج بوسکتے ہیں۔

ذرا غور کریں کہ قرآن نے کس قدر بلند انداز میں اور نہایت اختصار کے ساتھ زوجین کے مابین جنسی تعلقات کے مسئلہ کو لوگوں کے سامنے پیش کیا ہے۔ کیا ان آیات کو پڑھنے کے بعد بھی کوئی عقل مند کہہ سکتا ہے کہ جنس یا سیکس سے متعلق اسلام کوئی واضح ہدایت نہیں دیتا؟

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ یوسف القرضاوی

عورت اور خاندانی مسائل، جلد: 1، صفحہ: 258

محدث فتویٰ